استعمار کی ضمنی پیداوار مذاہب اور قادیانیت

AHMADYYA MOVEMENT BRITISH JEWISH CONNECTION

جناب بشیر احمد کی کتاب "احمدیہ موومنٹ، انگریز، یہودی تعلقات" کا ترجمہ

زیر نظر مضمون ردِ مرزائیت پر جناب بشیر احمد صاحب کی معرکتہ الآرا انگریزی کتاب "احمدیہ موومنٹ، برٹش جیوز کنکشن" کا ترجمہ ہے۔ اس کی پہلی قسط اپریل ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں شائع کی گئی مگر تین اقساط کی اشاعت کے بعد غیر ارادی طور پر سوائے باقی اقساط میں کسی پر بھی نمبر تحریر نہ ہوسکا۔ اب دسویں قسط نذر قارئین ہے (مدیر)

انیسویں صدی کی پان اسلامک تحریک میں سید جمال الدین افغانی کا ایک بہت بڑا حصہ ہے۔ ۱۹۰۵ء کے ایرانی انقلاب ۱۹۰۸ء کی ینگ ترکس ایسوسی ایشن اور مصر کی چند ایک قومی تحریکیں سید صاحب کے زیر اثر تھیں اور انہی کی ہدایات سے فیض یاب ہوتی تھیں۔ سید جمال الدین افغانی بھی فری میسن تحریک کے رکن تھے۔ اپنے سیاسی عقائد کی تبلیغ کے لئے آپ یہودی انسٹی ٹیوشن کو استعمال کرتے تھے۔ مفتی عبدہ بھی فری میسنز تھے اور مصر کے لارڈ کرومر Cromer Lord کے معتمد خاص بھی۔ سید جمال الدین افغانی کو ان کی سیاسی سرگرمیوں اور فری میسن لاج کے خفیہ اجتماعات سے لاپرواہی برتنے کے الزام مشرق میں کی فری میسن لاج سے خارج کر دیا گیا۔

(یہ حوالہ کتاب Abduhu and Afghani تصنیف Kedouric Elie صفحہ ۲۱ مطبوعہ نیویارک)

ایران کا "بابی مذہب" اور "بہائیت" بھی یہودیوں کے زبردست حامی تھے۔

۱۸ جنوری ۱۹۱۳ء کو عبدالبہاء نے لندن کی "سوسائٹی آف فرینڈز" کو لیکچر دیتے ہوئے نشان دہی کی بہائیت کا منبع فری میسن تحریک کے نور سے جلوہ گر ہے۔ بہائیت اٹھارھویں صدی میں کھلم کھلا اسلام کے خلاف کام کر رہی تھی۔ صیہونیت کے ساتھ بہائی مذہب کے پیروکاروں کے قریبی تعلقات تھے۔ بہاء اللہ نے یہودیوں کے بارے میں اپنی وحی اور الہام میں ان کے وطن فلسطین واپس جانے کی پیش گوئیاں کیں۔ اسرائیل میں بہائی تحریک ایک طاقتور تحریک ہے۔ ۱۹۷۹ء کے خمینی انقلاب کے بعد بہائی مذہب کے پیروکاروں نے اپنے مراکز ایران سے پاکستان کو منتقل کرنا شروع کر دیئے۔ بہائیت کا منبع ایران کا شیعہ مذہب ہے اور مرزائیت (قادیانیت) کا منبع ہندوستان کا سنی مذہب ہے (فاضل مصنف اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ تفضیلی شیعہ مذہب کا پیروکار تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا سب سے پہلا استاد شیعہ مذہب کا ایک عالم مولوی گل علی شاہ تھا۔ مرزا جی کے اس شیعہ استاد کے بارے میں ان کے بیٹے یہ ایمان سوز انکشاف کرتے ہیں۔

"پیر سراج الحق نعمانی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مولوی گل علی شاہ صاحب نے جو حضرت (قادیانی) صاحب کے استاد تھے ایک سید نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ (نعوذ باللہ) آنحضرت ﷺ دوزخ میں پڑے ہیں۔ اور جگہ جگہ زخم ہیں۔ اور آگ جل رہی ہے۔ اور باہر انگریزوں یا گوروں کا پہرہ ہے۔ اس خواب کو سن کر مولوی گل علی شاہ صاحب کو سخت غم ہوا۔ اور عقیدہ بھی بدل گیا۔ اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے شکوک و شبہات پیدا ہو گئے۔
("سیرت المہدی حصہ سوئم صفحہ ۳۵ حدیث نمبر ۵۳۳ مطبوعہ احمدیہ کتاب گھر قادیان) پھیلاؤ، للمترجم

قادیانیت کا اس کے سیاسی اور مذہبی خیالات صاف صاف بتاتے ہیں کہ استعمار اور صیہونی ملی بھگت سے قادیانیت کو جنم دینے کا نتیجہ برآمد ہوا۔ قادیانیت کا بانی مسیحی عقائد کی تردید کرتا ہے۔ جہاد کو مستقبل کے دور میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منسوخ قرار دیتا ہے۔ دنیا بھر کے نو سو ملین مسلمانوں کو کافر قرار دیتا ہے۔ اور اسی طرح ان مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج ٹھہراتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ وہ مجدد مسیح موعود۔ مہدی اور رسول ہونے کے علاوہ اپنے دور کا بھگوان کرشن بھی ہے۔ برطانوی سامراج کے ساتھ مکمل وفاداری کی سب سے زیادہ تبلیغ مرزا غلام احمد قادیانی نے کی۔ انگریز کے ساتھ وفادار اور نمک حلال رہنے کو، اپنے دھارمک عقیدے کے ساتھ یکجا کر دیا۔

متحدہ ہندوستان اور موجودہ پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور برما کا سیاسی منظر:

برطانیہ بہادر نے ۱۸۹۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد متحدہ ہندوستان کے پورے برصغیر پر اپنا قبضہ مکمل طور پر جمالیا تھا۔ مذکورہ جنگ کا معنی خیز پہلوان علماء دین کا وہ منظم کارنامہ ہے کہ یہ حضرات برطانوی جارحیت کے خلاف ایک (مستقل) رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے تھے۔ بالاکوٹ کی جنگ کے بعد بھی سید احمد شہید علیہ الرحمہ کی وہیامی تحریک جہاد ختم نہیں ہوئی تھی۔ آزادی کی اس جنگ کو زندہ رکھنے والوں نے برطانوی حکومت کے آپریشن کی خاطر صوبہ سرحد (موجودہ پاکستان للمترجم) کی پہاڑیوں کو حاصل کیا۔ اور انگریزی فرمانروائی کے خلاف ڈٹ گئے۔ گورے استعمار کی افواج کو بہت سی شکستوں اور ناکامیوں میں مبتلا رکھا۔ سب سے بڑی اور اہم جنگ "جنگ انبالہ" تھی جو ۱۸۶۳ء میں لڑی گئی تھی۔ اس جنگ میں مسلم مجاہدین نے عظیم الشان اور حیران کن جواں مردی کے مظاہرے کئے۔ برطانیہ نے صوبہ سرحد کے مجاہدین سے مایوس ہو کر متحدہ ہندوستان کے مجاہدین کو تباہ کر دینے کی کوشش کی۔ انگریز کو یقین تھا کہ صوبہ سرحد کی پہاڑیوں میں چند خفیہ راستوں سے بھیجی گئی مجاہدین کی یہ تنظیم ایک ایسی تنظیم ہے جو صوبہ سرحد میں ایک مصنوعی انداز اختیار کر کے ان کے لئے کوئی نہ کوئی مشکل مسئلہ چھیڑ دیتے ہیں یا کوئی الجھن پیدا کر دیتے ہیں۔
۱۸۶۴ء اور ۱۸۶۵ء میں انبالہ اور پٹنہ کے رہابی مقدمات میں ایک درجن مجاہدین جزائر انڈیمان کی طرف عبور دریائے شور کے مجرم ٹھہرائے گئے۔ ان مجاہدین پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ یہ لوگ ملکہ برطانیہ کے خلاف جنگ کرنے کی سازش میں ملوث پائے گئے ہیں۔ سنگ دل اور بے رحم ایذار سانی اور پولیس کی سخت قسم کی حساس

تحقیقات کے بعد جنگ آزادی کے مجاہدین کے لئے ذرائع رسل و رسائل کو تہس نہس کر کے رکھ دیا گیا (جریدہ دی مسلم ورلڈ جلد ۱۱، شمارہ نمبر ۲، صفحہ ۶۷ اشاعت اپریل ۱۹۱۲ء)

ہنٹر کی رپورٹ:

۲۰ ستمبر ۱۸۷۱ء کے دن کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو عبداللہ نامی ایک پنجابی نے قتل کر دیا۔ لارڈ میو Mayo Lords کے کاغذات ظاہر کرتے ہیں کہ عبداللہ موصوف وہابی ترغیب و تاثیر کے نظریات سے بالواسطہ طور پر متاثر تھا۔ اور وہ وہابی تعلیم کا ایک مرکز تصور کی جانے والی ایک مسجد میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ جسٹس نارمن Normen مجاھدین آزادی کے لئے سنگ دل بے رحم اور بد مزاج واقع ہوا تھا۔ اس نے ۱۸۱۸ء کی تعزیرات نمبر ۱۱۱ کے تحت گرفتار شدہ مجاہدین کی گرفتاریوں کے خلاف اپیل کو مسترد کر دیا تھا۔ اور پٹنہ کے تازہ وہابی مقدمات میں دی گئی سزاؤں کی اپیل کی سماعت کرنے کے بھی خلاف تھا (بہ حوالہ جارج کیمبل کے خطوط بہ نام لارڈ میو ۱۲/اکتوبر ۱۸۷۱ء، ۳۰ نومبر ۱۸۷۱ء کا ضمیمہ مرتبہ Gile B.R. برائے مقدمات مسٹر بنڈل نمبر ۲۶، Mayo کے کاغذات کیمرج یونیورسٹی لندن لائبریری بہ حوالہ کتاب India in britsh of Muslim The مطبوعہ کیمبرج ۱۹۷۲ء)

مسلمانوں کے خلاف برٹش کی آتش مزاجی خونخواری میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔ انگریز بہادر نے مسلمانوں کو اپنا حقیقی دشمن سمجھ لیا۔ اور انہوں نے انتہائی کریہتہ المنظر طریقوں سے شقاوت قلبی کے ساتھ مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دینے کا تہیہ کر لیا (بہ حوالہ خطوط نمبر ۱۳۷ جو دسمبر ۱۸۷۱ء میں ارسال کئے گئے، میو کے کاغذات نمبر ۱۴، نیز ملاحظہ فرمائیے (وہابیوں کا مقدمہ) بنڈل نمبر ۱۱ اور میو کے کاغذات نمبر ۲۹)

۳۰ مئی ۱۸۷۱ء کو برطانوی یہودی لارڈ ڈزرائیلی کی وزارت عظمیٰ کے دور میں آئرلینڈ کے سیکرٹری امور لارڈ میو نے (بنگال کے، للمترجم) دیوانی اور انتظامی امور کے ایک ملازم مسٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر سے کہا کہ وہ مسلم مجاھدین کے حالیہ اہم اور آتش فشاں موضوع پر ایک رپورٹ مرتب کریں کہ "کیا ہندوستانی مسلمان اپنے عقیدے کے لحاظ سے انگریزی اقتدار کے خلاف باغی ہونے پر مجبور ہیں؟" (کتاب Life Of Hunter صفحہ ۱۹۹ تصنیف Scrine F.H. مطبوعہ لندن ۱۹۰۱ء)

ھنٹر نے غصے اور جوش سے بھری ایک رپورٹ تدوین و تالیف خفیہ افسروں کے نام بھیج دی۔ The Indian Musalmans کے عنوان سے مذکورہ رپورٹ کو اس نے ایک کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ جس میں درج تھا کہ کیا وہ شعوری طور پر اور اپنے ضمیر کے مطابق ملکہ وکٹوریہ کے خلاف باغی ہونے کے پابند ہیں؟ اسلامی تعلیمات بالخصوص جہاد..... مسیح..... اور مہدی..... کی دوبارہ آمد کے اُن مسائل کو جو جہاد کی تحریک سے متعلق تھے۔ نیز وہابی خیالات کی وضاحت کے بعد ڈاکٹر ہنٹر نے اپنی کتاب کو ان الفاظ میں پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

۱۔ مسلمانوں کی موجودہ نسل اس امر کی پابند ہے کہ وہ اپنے ملی تشخص کو اپنے عقائد کے مطابق قائم

رکھنے کی پابند رہے۔ مسلم قانون اور انبیاء کرام صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی تعلیمات سے برطانوی حکومت کی مخالفت میں سرکشی اور بغاوت جو فائدہ اٹھا رہی ہے۔ برطانوی حکومت وفاداری کے پہلو پر بھی ان دونوں سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

۲۔ برطانوی طاقت کو برسہا برس سے ہندوستانی مسلمان متحدہ ہندوستان کے لئے خطرے کا ایک قدیم منبع سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کے جم غفیر سے پیدا شدہ سرحدی کیمپ کے قضیے کے بارے میں کوئی شخص بھی یہ پیش گوئی نہیں کر سکتا کہ سرکشی اور بغاوت کے لحاظ سے مغربی طاقتوں کے خلاف اس سرحدی کیمپ کا خاتمہ کون کر سکے گا؟ اس قضیے کو ایک ایسا لیڈر ہی حل کر سکتا ہے جو براعظم ایشیا میں ترکی کی اسلامی حکومت کے جھنڈے کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنے کے بعد حکومت کرنے اور ہتھیار اٹھانے کے ڈھنگ جانتا ہو۔ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر مزید لکھتا ہے کہ "برطانیہ کی مسلمان رعایا سے کسی بھی لحاظ سے انگریزوں کے ساتھ ایک پرجوش اور پرتپاک قسم کی وفاداری کی توقع رکھنا ایک خام خیالی ہوگی۔ پورے قرآن مجید میں مسلمانوں کے لئے اس عقیدے پر قائم رہنے کا حکم ہے کہ مسلمان فاتح بن کر زندہ رہیں نہ کہ مفتوح یا غلام بن کر۔ ہندوستانی مسلمان انگریزی حکومت کے لئے خطرے کی ایک پرانی بنیاد کی شکل میں زندہ رہ سکیں گے (کتاب Musalmans Indian Our تصنیف Hunter W.W مطبوعہ کامریڈ پبلشر کلکتہ)

مذہبی جنگ وجدل کے اکھاڑے:

ملکہ برطانیہ کی طرف سے ۱۸۱۸ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ مشتہر کیا گیا کہ مذہبی عقائد کی نشر و اشاعت میں حکومت برطانیہ غیر جانبدار رہے گی اس اشتہار کے بعد ہندوستان کی مذہبی مارکیٹ میں بہت سے مذہبی سٹے باز، اپنی اپنی مصنوعات لیکر نمودار ہو گئے۔ انگریزی استعمار کے اپنے ہاتھوں سے لگایا ہوا پودہ وہ مسیحی مشنریاں تھیں جو ہندوستان کے بت پرست اور غیر اہل کتاب لوگوں کو عیسائی بنانے کی خاطر دھوکے کا کھیل کھیل رہی تھیں۔ برصغیر کی ہندو جنگجو تنظیموں میں آریہ سماج اور برہمو سماج اپنے ہندو دھرم زندہ رکھنے کے یا زندہ کرنے کے پروگرام کے مشتاق تھے۔ مقابلتہً سکھ۔ جین مت۔ پارسی اور بدھ دھرم کے پیروکار اپنے دھارمک پرچار میں پرجوش نہیں تھے۔ اس کے ساتھ فری تھنکرز اور ملحد کہلانے والی تنظیمیں بھی تھیں۔ جو مذہب کی بیخ کنی اور ایک آزاد معاشرے کو قائم کرنے کی وکالت کرتی تھیں۔ مسلمانوں کے اندر بہت سے فرقے اور پھر ان کے ذیلی فرقے بھی پھیل چکے تھے۔ ان میں نیچری تھے۔ اہل حدیث تھے (فاضل مصنف شاید اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ اہل حدیث ایک فرقہ نہیں بلکہ ایک مسلک ہے، للمترجم) اہل قرآن چکڑالوی۔ جنگ وقتال (یعنی جہاد) کے مخالفین۔ صوفی شیعہ اور سنی گروپوں کی ایک بہت بڑی تعداد۔ بہ الفاظ دیگر متحدہ ہندوستان کا پورا معاشرہ معاندانہ ٹولیوں کی ایک کثیر تعداد میں تقسیم ہو کر رہ گیا۔ جن میں سے

ہر ایک، ایک دوسرے کے ساتھ سر پھٹول میں مصروف تھا۔ ہندوستانی باشندوں کی اس فرقہ وارانہ سر پھٹول برطانوی استعمار کے پنجوں کو مضبوط کرنے میں اُنتہائی مدد گار ثابت ہوئی۔ ھندوؤں کا جنگجو فرقہ آریہ سماج ۱۸۷۵ء میں مول شنکر نے دریافت کیا جو اپنے براہمنی نام سوامی دیانند کے نام سے معروف ہے (آنجہانی کا مکمل نام سوامی دیانند سرسوتی تھا، للمترجم) سوامی جی ایک متعصب ہندو تھے۔ اور شمالی ہندوستان میں جنگجو ہندو دھرم کے ایک چلتے پھرتے مبلغ تھے۔ سوامی جی نے بت پرستی کا کھنڈن کیا۔ جدید دور کی روشنی کے مطابق ہندومت کے کٹڑپن کے کچھ اعمال کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اور ہندو دھرم کے پیروکاروں میں چاروں ویدوں کی تبلیغ کی (ملاحظہ ہو کتاب Movement Religious Modern صفحہ ۱۰۷ تصنیف Fargufrur J.N.)

آریہ سماجیوں نے قیاس لگایا کہ ہندوستان میں ویدک معاشرہ (یعنی ہندوؤں کے چار مقدس ویدوں "رگ وید" سام وید، یجروید، اتھروید، کا بیان کردہ معاشرہ، للمترجم) قائم کرنے کے لئے سب سے بڑی رکاوٹ اسلام ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی ۱۸۸۳ء میں پرلوک سدھار گئے۔ بدنام زمانہ کتاب ستیارتھ پرکاش کے آپ مصنف تھے۔ راجہ رام موہن رائے (۱۸۳۳-۱۷۷۲) نے برہمو سماج مت کی بنیاد رکھی ان کا نقطہ نظریہ تھا کہ ویدک دور کے حسن کو دوبارہ لایا جائے۔ راجہ رام موھن رائے عیسائیت سے بہت متاثر تھے۔

مدرسِ حرم شیخ محمد مکی حجازی مدظلہ

دار بنی ہاشم میں!

بیت اللہ شریف کے مدرس اور خطیب فضیلۃ الشیخ محمد مکی حجازی دامت برکاتہم گزشتہ دنوں مکہ مکرمہ سے ملتان پہنچے تو حسبِ سابق مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم میں بھی تشریف لائے اور ہمیں شرفِ ملاقات بخشا۔ رفیقِ امیرِ شریعت حضرت مولانا محمد یٰسین مدظلہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ابنِ امیرِ شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے آپ کا استقبال کیا۔ شیخ مکی تقریباً ایک گھنٹا دارِ بنی ہاشم میں رہے اور مختلف امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ شیخ مکی نے مدرسہ معمورہ کی ترقی اور شاہ جی مدظلہ کی صحت و عافیت اور معاونینِ مدرسہ کے لئے دعا فرمائی۔ اور یوں یہ مجلسِ خیر و برکت اختتام پذیر ہوئی........(مدیر)